اہل طریقت کا ترجمان

مجلہ

آئینہ کرم

منگانی شریف جھنگ

شمارہ 31



مزار اقدس میزبان رسول

حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ

اہلِ طریقت کا ترجمان

مجلہ
آئینہ کرم
منگانی شریف جھنگ

شمارہ نمبر 31۔ ذوالحجہ 1432ھ۔ نومبر 2011ء

بیاد قطب الارشاد فرد الافراد

حضرت خواجہ پیر محمد کرم حسین حنفی القادری
قدس اللہ سرہ العزیز

فہرست

نمبر شمار	مضمون	تحریر	صفحہ نمبر
1	اداریہ	لالہ محمد رفیق طاہر قادری	2
2	مدحتِ رسول زمن صلی اللہ علیہ وسلم	پیرزادہ ندیم اختر ندیم	2
3	تفسیر امداد الکرم	پیرزادہ محمد امداد حسین	3
4	درسِ حدیث	مفتی نصیر الدین نصیر	3
5	حضور صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کی بارگاہ میں	پروفیسر محمد اقبال طاہر	5
6	نسب رسول صلی اللہ علیہ وسلم	سید سید علی ثانی قادری	6
7	آغوش پنجتن پاک	ڈاکٹر سید علی عباس شاہ	8
8	امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ	محمد اکرم قادری	19
9	حضرت ابوسعید مبارک رحمۃ اللہ علیہ	پیر محمد طاہر حسین قادری	20
10	تجزیہ کتاب ''شیخ عبدالوہاب رحمۃ اللہ علیہ	پیر محمد طاہر حسین قادری	24
11	منقبت حضرت علی رضی اللہ عنہ	محمد عبدالقیوم طارق سلطانپوری	39
12	دیوان قادری	پروفیسر محمد جمیل قلندر	39
13	حضرت جلال الدین رومی رحمۃ اللہ علیہ	میاں محمد یار نصر قادری	48
14	بلھا شوہ دی ذات نہ کائی	افتخار احمد حافظ قادری	50
15	مجلس نمبر 8	چوہدری اللہ رکھا قادری	51
16	وفیات	ادارہ	52
17	حضرت پیر کرم حسین رحمۃ اللہ علیہ	افتخار احمد حافظ قادری	53
18	صبغۃ اللہ	میاں محمد یار نصر قادری	55
19	شجرہ شریف	سلسلہ طریقت قادریہ کرمیہ	58
20	اشاریہ اعراس مبارکہ (ڈھوک نکہ)	افتخار احمد حافظ قادری	59
21	فارسی منظومات	ڈاکٹر محمد حسین تسبیحی ''رہا''	66
22	Hazrat Yusaf علیہ السلام	پیرزادہ محمد امداد حسین	80

ادارے کا مضمون نگار کی رائے سے متفق ہونا ضروری نہیں

رابطہ برائے خط و کتابت
قادریہ آرگنائزیشن دربار کرم طاہر آباد منگانی شریف چک نمبر 171 ڈاکخانہ 214 تحصیل وضلع جھنگ

عارفِ باللہ، تاجدارِ منگانی شریف

حضرت پیر محمد کرم حُسین حنفی قادری رحمۃ اللہ علیہ

(حیاتِ مبارکہ کے آئینے میں)

تحریر و ترتیب
افتخار احمد حافظ قادری الفلاح کالونی، راولپنڈی کینٹ۔

دوسری اور آخری قسط

قارئین کرام! پہلی قسط میں تاجدارِ منگانی شریف کی ولادت باسعادت سے آپ کی شادی مبارکہ تک کے کچھ احوال اختصار کے ساتھ ذکر کیے تھے۔ اب اُس سے آگے اور آپ کے وصالِ مبارک تک کے چند احوال ذکر کرتے ہیں۔

برادرانِ طریقت! آپ کو معلوم ہے کہ تاجدارِ منگانی شریف کا آبائی وطن میانوالی تھا اور آپ اپنے والدِ گرامی کے ہمراہ پہلی ہجرت فرما کر بلوآنہ شریف (جھنگ) میں مقیم ہو چکے تھے لیکن آپ کے جدامجد ابھی میانوالی میں ہی زندگی بسر فرما رہے تھے۔ سال ۱۹۶۸ء میں آپ انہیں بھی اپنے ساتھ بلوآنہ شریف لے آئے اور سال ۱۹۷۳ء میں اسی مقام پر آپ کا وصال مبارک ہوا۔

بادشاہِ فقر و عرفان حضرت پیر محمد کرم حسین حنفی القادری ۲۲ سال تک بلوآنہ شریف میں مقیم رہ کر خلقِ خدا کی تربیت میں مصروف رہے اور بالآخر اُس مقام کی طرف جہاں اس شہبازِ عشق کی آخری آرامگاہ بنی تھی۔ دوسری اور آخری ہجرت کا حکم اور وقت آ پہنچا۔ بوجوہ کثیرہ آپ ۱۹۷۶ء میں بلوآنہ شریف سے منگانی گاؤں روانہ ہوئے اور حسبِ سابق اس مقام کو بھی خلقِ خدا کی تبلیغ و اشاعت کا مرکز بنایا اور یہاں ایک دینی مدرسہ اور ایک پرائمری سکول کی بنیاد رکھی۔

حضرت قبلۂ عالم منگانوی کو بزرگانِ دین سے انتہائی محبت اور عقیدت اور خاص نسبت تھی اور وہ بھی اپنے اس محب پر گاہے گاہے خصوصی عنایات فرمایا کرتے تھے (تفصیل کیلئے دیکھئے کتاب لمحاتِ کرم از صاحبزادہ ابوالحسن پیر محمد طاہر حسین حنفی القادری مدظلہ العالی) لیکن خصوصیت کے ساتھ حضرت مولانا جلال الدین رومی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے عقیدت و محبت تو آپ کو ورثے میں ملی ہوئی تھی اور ایک خاص نسبت کے باعث آپ حضرتِ مولانا کو ''چچا رومی'' کے پیارے الفاظ سے یاد فرماتے۔ مثنوی شریف سے اس قدر عشق و محبت تھا کہ اِس بابرکت کتاب کے اکثر اشعار اور مشہور و معروف حکایات آپ کو زبانی یاد ہو چکی تھیں۔ اللہ تبارک و تعالیٰ نے آپ کو لحنِ داؤدی عطا فرمایا تھا جب کبھی محافل میں مثنوی شریف اپنی سریلی آواز اور مخصوص انداز میں پڑھتے تو نہ صرف سامعین و حاضرین پر ایک وجدانی کیفیت طاری ہو جاتی بلکہ آپ بھی اُسی حال میں محو ہو جاتے۔ مثنوی شریف کے اشعار مبارکہ کی جب تشریح فرماتے تو فارسی کے ایک لفظ کے کئی کئی معانی بیان فرماتے۔ اپنے وقت کے ولی کامل حضرت بابا مستان شاہ مدنی فرمایا کرتے تھے کہ ایک مرتبہ میں نے عالم کشف میں دیکھا کہ حضرت مولانا روم اور حضرت پیر کرم حسین مراقبہ کی حالت میں آمنے سامنے بیٹھے ہیں اور ان پر انوار و برکات کا نزول ہو رہا ہے۔

حجازِ مقدس کی تڑپ اور لگن تو شروع سے تھی لیکن ناسازیٔ طبع کے باعث تاخیر ہوتی رہی۔ بالآخر اپریل ۱۹۸۵ء میں اس خواہش کی تکمیل ہوئی، آپ عمرہ شریف کی ادائیگی کے بعد بارگاہِ نبوی ﷺ میں حاضر ہو گئے۔

مدینۃ الرسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں جیسے ہی داخل ہوئے تو آپ کے نینوں سے آنسوؤں کی جھڑیاں رواں ہو گئیں۔ انتہائی ادب اور خشوع و خضوع کے ساتھ سر کو جھکائے لبوں پر دُرود و سلام کے نغمے الاپتے ہوئے سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہِ بے کس پناہ میں حاضر ہوئے، اُس وقت کی کیفیات کو ان مختصر سطور میں بیان کرنا مشکل ہے۔ قیامِ مدینہ طیبہ طاہرہ کے دوران حضور قبلۂ عالم تہجد کے وقت حرمِ نبوی میں تشریف لے جاتے اور اکثر وقت ریاض الجنۃ اور اصحابِ صُفّہ کے چبوترے پر گزارتے۔ رات کو جب حرم پاک خالی ہو جاتا تو اُس وقت آپ باہر تشریف لاتے۔

حضور قبلۂ عالم کا کمزور و نحیف اور بیماری والا ظاہری بدن لیکن باطن

میں اُس مجسمۂ عبادت و ریاضت کا یہ عالم تھا کہ انیس ایام میں تین لاکھ مرتبہ تسبیحات مبارکہ اور تین بار مکمل قرآن پاک کی تلاوت فرمائی، نمازِ پنجگانہ، تہجد، اشراق، چاشت، اوابین اور دیگر نوافل اِس کے علاوہ ہیں۔

بغداد شریف میں حضور غوث الثقلینؓ کی بارگاہِ اقدس میں بھی حاضری کی شدید خواہش تھی اور اس بارے جناب نے ملک ربنواز صاحب کو بذریعہ خط معلومات اکٹھی کرنے کا حکم فرمایا تھا۔ لیکن داعی اجل کی آواز پر لبیک کہنے کی خاطر یہ شدید خواہش پوری نہ ہو سکی۔ میری دلی دعا اور درخواست ہے کہ آپ کے کثیر غلاموں میں سے کوئی غلام بھی آپ کی طرف سے بغداد شریف حاضر ہو کر آپ کی اس خواہشِ مبارکہ کی ظاہری تکمیل کر دے اور یقیناً وہ شخص انتہائی خوش نصیب اور سعادت مند ہوگا جو اپنے مرشد کی خواہش کو ان کے پردہ فرمانے کے بعد پورا کرے گا کیونکہ پیر محمد کرم حسین حنفی القادری ایک عام صوفی اور درویش نہ تھے بلکہ وہ تو

فقر و عرفاں کا حُسین پیکر وہ تصویرِ کرم
والیٔ بغداد کا وہ مظہرِ فیضِ اتم

اپریل ۱۹۹۰ء آخری بار دربار شریف میں حاضری کی سعادت حاصل فرمائی۔ ان ایام میں اکثر آپ اپنی واپسی کی تیاری کے متعلق خفیف ولطیف اشارات بیان فرماتے تھے۔ ایک موقع پر مجلس میں بیٹھے حاضرین کو واضح الفاظ میں فرما دیا کہ اب ہم تو سوئے یاراں پرواز کرنے کے لئے بالکل تیار بیٹھے ہیں۔

دلم خواھد کہ پرم سوئے یاراں

اور صرف یار کے حکم کے منتظر ہیں اور ساتھ ہی ارشاد فرمایا

مُرغِ مَن باغش کُھن قفسِ شکن سوئے چمن
پرواز کُن اے بے وَطن امروز زندانِ ھَلد

کیم جون ۱۹۹۱ء آپ نے داڑھی مبارک کا خط بنوایا اور حجامت کیلئے خاص اہتمام فرمایا۔ فراغت کے بعد غسل فرمایا اور حسب معمول نفل ادا فرمائے۔

قبل از نمازِ مغرب حاضرین کی طرف متوجہ ہوئے اور یہ شعر پڑھا

سب کچھ خدا کو سونپ کر چڑھ پلنگ پر سو
ان ہونڑیں نہ ہوسیا جو ہونڑیں سو ہو

نمازِ عشاء کے بعد دوائی استعمال فرمائی۔ نمازِ تہجد کے وقت آپ کا جسم مبارک ٹھنڈا ہونے لگا اور داعی اجل کی آواز پر لبیک کہنے کے لئے آپ نے آنکھیں بند فرما لیں اور بوقت ۳ بجے صبح بروز اتوار مورخہ ۲ جون ۱۹۹۱ء آپ کی روح مبارک جسمِ عنصری سے نکل کر سوئے جاناں پرواز فرما گئی۔

چھپ گیا چشمِ زمانہ سے ، مگر موجود ہے
اُس کا اوج و اعتزاز اس کا کمال اُس کا حشم

☆☆☆☆☆

خاک کے پردے میں آخر کار پنہاں ہو گیا
ماہِ ملکِ عشق ، خورشیدِ جہانِ معرفت
وہ جلیل القدر درویش وہ حقیقت آشنا
وہ عظیم المرتبت تھا نکتہ دانِ معرفت
وہ نمونہ تھا وقار و اعتبارِ فقر کا
نقشِ زیبا صدق کا ، تصویرِ شانِ معرفت

جانشینِ تاجدارِ منگانی وارثِ علومِ کرمیہ شہزادہ ابوالحسن پیر محمد طاہر حسین حنفی القادری نے آپ کے وصال مبارک پر دو قطعات تاریخ وصال رقم فرمائے جو قارئین کی نذر ہیں۔

خواجۂ ما پیر کرم حُسین فخر الاولیاء
قطب اعظم، غوثِ عالم، صاحبِ جود و سخا
عاشقاں را قبلہ گاہے عارفاں را رہنما
"واصل باللہ شاہ اولیاء نور خدا"
۱۴۱۱ھ

حضرت قبلۂ عالم قبلۂ اہلِ صفا
مظہرِ انوارِ یزداں معدنِ لطف و عطا
ماہِ ذیقعد چودہ سو گیارہ ہجری تھی تاریخ
۱۴۱۱ھ
روز دو شنبہ چلے طاہرؔ حزیں کے پیشوا

آخر میں دُعا ہے کہ رب تعالیٰ ان قدسی نفوس کے صدقے ہمیں بھی عشق و سوز کی دولت عطا فرمائے۔ آمین

